www.novelsclubb.com
او میرے صنم
از قلم ازلین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

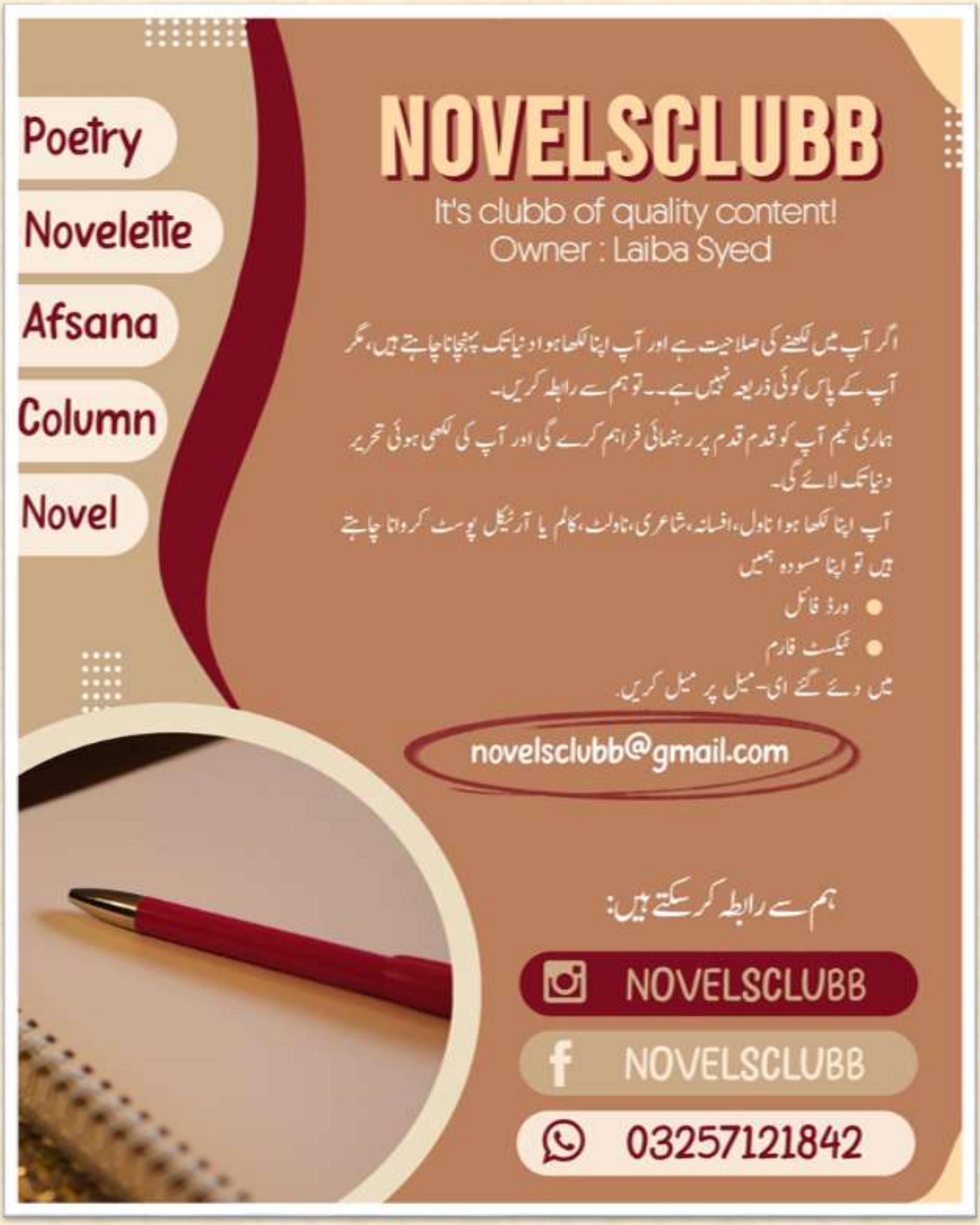
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

او میرے صنم

از قلم

ازلین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "او میرے صنم" کے تمام جملہ حق لکھاری "ازلین" کے نام محفوظ ہیں۔کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔"ناولز کلب "کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے،بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

او میرے صنم

(قسط نمبر ۳)

ریسٹورنٹ کا دروازہ کھلا تھا۔vintage corset top کے ساتھ بھورے رنگ کا mini skirt پہنے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔ سفید اسٹاکنگز جو کہ تھائی سے شروع ہوتے ہوئے پاؤں تک جا رہی تھیں جن کے ساتھ بھورے رنگ کے لانگ بوٹس کا انتخاب کیا گیا تھا۔ بالوں کو لوز کرلز میں پیچھے کمر پر کھلا چھوڑا گیا تھا۔ ہلکا سا میک اپ کیے بھی وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔ بہت سی نظریں اس پر اٹھیں اور ہٹنا بھول گئیں تھیں۔ شام اپنے سائے گہرے کر رہی تھی۔

"کہاں رہ گئی تھی تم شاہ بخت؟"

گروپ میں بیٹھی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی نے اُس سے پوچھا جس کا اس نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟"

اس لڑکی نے پھر سے شاہ بخت سے پوچھا تھا۔ اب کی بار شاہ بخت نے اسکی طرف صرف دیکھا اور نظریں ریسٹورنٹ میں موجود سنگر پر مرکوز کرلیں جو کوئی انگریزی گانا گا رہا تھا۔ احساس

Clubb of Quality Content

توہین کی وجہ سے اس لڑکی کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔سب لڑکیوں نے شاہ بخت کو کچھ کہنے کے بجائے اس لڑکی کو خاموش رہنے کا کہا تھا۔

"نائل جا ایک گانا گا دے"

ہاشم نے نائل سے کہا تھا۔

"نہیں یار ابھی نہیں"

نائل نے ٹالتے ہوئے کہا تھا۔

"گا دو نا عرصہ ہو گیا تمہیں گاتے ہوئے نہیں سنا نائل"

ہاشم کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے کہا تھا۔

"دیکھو یار پھر کبھی سہی۔۔"

نائل نے ایک بار پھر سے ٹالتے ہوئے کہا تھا۔

"دیکھو یار سارا نے کہا ہے اُس کے لئے ہی گا دو"

ہاشم نے نائل سے کہا تھا۔

نائل کچھ دیر سارا اور ہاشم کی طرف دیکھتے رہا اور پھر بولا

"میں صرف کچھ لائنز گاؤں گا"

یہ سنتے ساتھ ہاشم اور سارا مسکرائے تھے۔

نائل اٹھا اور اس سنگر سے کچھ کہا جس کے جواب میں وہ مسکرایا اور اپنی جگہ اس کو دے دی۔

"کالی کالی راتوں سے ہونے لگی ہے دوستی"

"گرلز وہ دیکھو یار وہ کتنا ہینڈسم ہے اور اس کی آواز بھی کتنی پیاری ہے"

ساتھ بیٹھی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی نے کہا تھا جس پر سب نے اس لڑکے کی طرف دیکھا

سوائے شاہ بخت کے جو کہ اب اپنی نظریں موبائل پے جمائے ساتھ ڈرنک پی رہی تھی۔

"ہاں یار۔۔۔ویسے شاہ بخت تم بھی دیکھو نا وہ بہت پیارا ہے"

"مجھے کوئی شوق نہیں"

شاہ بخت نے عام سے لہجے میں اُس لڑکی کو جواب دیا تھا۔

"کھویا کھویا ان راہوں میں۔۔۔"

شاہ بخت نے ابھی بھی اپنی نظریں فون پر ہی جمائے رکھی تھیں۔

"ویسے شاہ بخت تم بہت daring ہو!"

اس لڑکی نے شاہ بخت سے ایمپریس ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"اب میرا کچھ بھی نہیں"

گانے کے بول پورے ہال میں گونج رہے تھے۔

شاہ بخت نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا اور پھر سے اپنے فون پر مصروف ہو گئی۔

”مجھے نہیں لگتا کہ شاہ بخت میں کچھ بھی ایسا ہو جس کو دیکھ کر یہ کہا جائے کہ وہ daring ہے!“

ایک لڑکی طنزیہ مسکراہٹ لئے بولی تھی۔یہ وہی لڑکی تھی جس نے سب سے پہلے شاہ بخت کو لیٹ آنے پر پوچھا تھا۔

”ہر پل ہر لمحہ۔۔۔میں کیسے سہتا ہوں“

”تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں daring ہوں یا نہیں“

شاہ بخت نے اپنا فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔

”اگر تم daring ہوتی تو محض ایک لڑکے کی طرف دیکھنے سے نا ڈرتی۔۔۔ہاہاہا۔ گرلز تم لوگ بھی نا“

”بکواس بند کرو اپنی“

شاہ بخت نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

”ہر پل ہر لمحہ۔۔میں خود سے یہ کہتا رہتا ہوں“

"اوہ daddy's princess اتنی ہمت ہے تو جاؤ میں تمہیں ڈیئر دیتی ہوں جاؤ یہ پانی کا گلاس پھینک کر آؤ اُس پر"

اُس لڑکی نے طنزیہ لہجے میں شاہ بخت سے یہ کہتے ہوئے پانی کا گلاس بھر کے اسکے سامنے رکھا تھا۔ وو طنزیہ چہرہ لئے اس کو دیکھے جا رہی تھی جیسے جانتی ہو کے وہ انکار کر دے گی۔

"ٹھیک ہے"

شاہ بخت نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پانی سے بھرا ہوا گلاس تھام لیا تھا، جسے دیکھ کر وہ طنزیہ چہرہ اب حیرت سے بھر چکا تھا۔

"تجھے بھلا دیا ہووووو۔۔"

وو کرسی پر سے اُٹھی تھی، ٹیبل پر موجود تمام لڑکیاں آنکھوں میں حیرانی لئے اُس کو دیکھ رہی تھیں۔

"تجھے بھلا دیا ہووووو۔۔"

شاہ بخت نے اپنے قدم اُس شخص کی طرف بڑھائے جو گا نا گا رہا تھا۔

"تجھے بھلا دیا ہووووو۔۔"

وو نائل سے کچھ فاصلے پر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں کچھ بھی کر سکتی ہوں"

شاہ بخت کے ہونٹوں نے حرکت کی تھی۔

نائل ابھی بھی گانا گا رہا تھا۔

"پھر کیوں تیری یادوں نے مجھے رُلا دیاا۔۔۔"

شاہ بخت نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر نائل پر پانی پھینک دیا۔

نائل کی آواز رک گئی تھی۔ پورے ریسٹورنٹ میں خاموشی چھا گئی تھی۔ کسی کے پاس اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ آگے آتا۔

نائل کا پورا چہرہ بھیگ چکا تھا۔ بال جو کہ سلیقے سے سیٹ کیے گئے تھے وہ پورے کے پورے بھیگ چکے تھے۔ چہرے پر بہت سے پانی کی بوندے صاف نظر آرہی تھیں۔ نائل جبڑے بھینچے آنکھوں میں بے حد غصہ لئے اُس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جس کو وہ جانتا تک نہیں تھا۔

شاہ بخت اپنا یہ کارنامہ کر کہ بہت خوش تھی۔ لبوں پر سمرک (smirk) لئے، آنکھوں میں جیت کی چمک لئے وہ نائل کی طرف دیکھ رہی تھی۔

نائل بے حد غصہ لئے آگے بڑھا تھا اور اپنی پوری قوت سے اُس نے اُس کو بازو سے پکڑ لیا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"تم نے مجھ پر پانی کیوں پھینکا!"

وہ جبڑے بھینچے اپنے غصّے کو ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔

"آہ! جنگلی جانور چھوڑو مجھے"

شاہ بخت درد سے کراہتے ہوئے بولی تھی۔

"ابھی تم اس جانور کو جانتی نہیں ہو کہ وہ کیا کیا کر سکتا ہے! بولو کیوں پھینکا پانی مجھ پر!"

اب کی بار نائل چلایا تھا۔

"تم ہو ہی جانور!"

وہ بھی اُس ہی کے انداز میں چلائی تھی۔یہ سنتے ساتھ نائل نے ایک جھٹکے سے اُس کو پیچھے کی جانب دھکا دیا اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گر گئی تھی۔شاہ بخت نے شدت سے اپنی تذلیل محسوس کی تھی۔ہاشم یہ دیکھتے ساتھ آگے بڑھا اور اُس کو مزید کچھ کرنے سے روکنے لگ گیا تھا،نائل اپنا سر جھٹکتے ہوئے باہر چلا گیا تھا۔ہاشم سارا کو بعد میں ملنے کا کہتے ہوئے نائل کے پیچھے چلا گیا۔شاہ بخت بھی اُن سب لڑکیوں کو نخوت سے دیکھتے ہوئے باہر چلے گئی تھی۔

"کہاں تھی تم؟"

مرجان نے شاہ بخت کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھتے ساتھ پوچھا تھا۔

“THE IVY COLLECTION”

شاہ بخت نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

”وہ کیوں؟انکل کے ساتھ کوئی آفیشل ڈنر تھا کیا؟“

مرجان نے ہیڈ فونز سر سے اتارتے ہوئے کہا تھا۔

”نہیں۔۔۔اُن چڑیل صفت لڑکیوں کا منہ بند کرنے۔“

”کیا مطلب تم کہاں گئی تھی اور تم نے ایسا کیا کیا ہے؟“

مرجان نے پریشان ہوتے ہوئے ایک ہی سانس میں سب کہہ ڈالا تھا۔

”کچھ نہیں۔۔۔بس اُن پر یہ ظاہر کر دیا کہ میں کچھ بھی کر سکتی ہوں اور کسی سے نہیں ڈرتی خاص کر اُس جنگلی جانور سے“

شاہ بخت نے مرجان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔وہ بار بار اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں ہاتھ کو مسل رہی تھی، جس کی وجہ سے اس کا دایاں ہاتھ بے حد سرخ ہو چکا تھا۔

”شاہ بخت تمہیں کسی پر بھی یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم کچھ کر سکتی ہو یا نہیں، جس کو جو جو سوچنا ہے سوچنے دو!“

مرجان نے شاہ بخت کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

وہ لندن کی سڑکوں پر چلتے ہوئے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بدتمیز!"

نائل نے اُس لڑکی کے بارے میں سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"اُس نے مجھ پر پانی کیوں پھینکا تھا؟"

وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ایک لڑکی جس کو وہ جانتا تک نہیں تھا اچانک سے اُس کے سامنے آتی ہے اور اُس پر پانی پھنک دیتی ہے۔

"عجیب سائکو لڑکی!"

اُس نے غصّے سے ایک لمبا سانس ہوا میں چھوڑا اور آگے بڑھ گیا۔

چار ماہ بعد

گاڑی تیز رفتار سے ٹائم سکوائرز میں داخل ہوئی تھی اور گول گول چکر کاٹنے لگ گئی تھی۔

"وہوووو!!نائل!!"

ہاشم نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے ہوا میں بازو مارا تھا۔

ٹائروں کی چرچراہٹ کی آواز ہر طرف گونج رہی تھی۔ٹائم سکوائرز جیسی رش والی جگہ پر کبھی ایسا دیکھا نہیں گیا

تھا۔ابھی ایک گاڑی آئی ہی تھی کے اُس کے پیچھے ایک اور گاڑی تیز رفتار میں آتی دکھائی دی گئی تھی۔اونچا میوزک لگائے وہ گاڑی اُس گاڑی کے ساتھ سڑک پر گول دائرے کی صورت میں چکر کاٹنے لگ گئی تھی۔

اُن دونوں گاڑیوں کی اسکرینز آمنے سامنے تھیں۔لوگ اپنے اپنے موبائل نکال کر اُن دونوں گاڑیوں کی ویڈیو بنانے لگ گئے جو کہ ڈرفٹس لگا رہیں تھیں۔بہت سی گاڑیاں جو اشارے کھلنے کے انتظار میں تھی اُن کا انتظار مزید بڑھ گیا تھا لیکن وہ اِس انتظار سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

کچھ لوگ تو ان کے لئے ہوٹنگ اور ہوا میں بازو مار کر ان کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔

''شاہ بخت! بس کافی ہے اب چلو نکلو''

مرجان نے شاہ بخت کو روکتے ہوئے کہا تھا۔

''تھوڑی دیر اور مرجان!! دیکھو کتنا مزا آرہا ہے۔''

شاہ بخت نے سٹیرنگ کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔

"شاہ بخت!!! تم میرا ہارٹ فیل کروادو گی اچھے خاصے ہم گھومنے نکلے تھے آخر یہ گاڑی تمہیں نظر ہی کیوں آئی ڈرفٹ لگاتے ہوئے!!"

مرجان اونچی آواز میں بولی کیوں کہ گاڑیوں کی تیز رفتار اور لوگوں کی ہوٹنگ کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دے پا رہی تھی۔

نائل اس گاڑی کے ساتھ گول دائرے میں چکر لگاتے ہوئے پورجوش ہوا تھا۔اس کو سامنے نظر آتی ونڈ سکرین کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ تو ہو چکا تھا کہ سامنے والی گاڑی کوئی لڑکی چلا رہی تھی۔اُن دونوں نے جیسے ضد لگا لی تھی کہ کوئی بھی ہار نہیں ماننے گا نا تو نائل گاڑی روک رہا تھا اور نا ہی شاہ بخت۔ابھی وہ دونوں اِسی طرح گاڑی کو چلا رہے تھے کہ لوگوں کے شور میں پولیس کی آواز سنائی دی گئی تھی۔ان دونوں گاڑیوں نے آخری چکر لیا اور اور آگے پیچھے وہاں سے نکل گئیں۔وہ دونوں گاڑیاں شہر سے بہت دور پہنچ چکی تھیں۔نائل نے

شاہ بخت کی گاڑی کو اوورٹیک کرتے ہوئے اپنی گاڑی اُس کی گاڑی کے سامنے کھڑی کر دی تھی۔

شاہ بخت نے یک دم بریک لگائی تھی۔ وہ اگلے ٹرن سے دوسری طرف مڑنے والی تھی جب اس کے سامنے کسی نے گاڑی لا کر کھڑی کر دی تھی۔

"وٹ دی ہیل! یہ آدمی پاگل ہے کیا!"

شاہ بخت نے زچ ہوتے ہوئے کہا تھا۔ وہ کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھی کہ یہ گاڑی اس وقت سے اس کے پیچھے آ رہی تھی جب سے وہ لوگ ٹائم سکوائرز سے ڈرفٹنگ کر کہ نکلے تھے۔

"آخر لوگ مذاق کو مذاق کی صورت میں کیوں نہیں لیتے؟"

شاہ بخت نے گاڑی کا ہارن بجاتے ہوئے کہا تھا۔

"مذاق؟"

مرجان نے اپنی ایک بھنوں کو اچکا کر پوچھا تھا۔

"ہا-ہاں"

شاہ بخت نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"مذاق اتنا خطرناک نہیں ہوتا شاہ بخت! آہ شاہ بخت! آہ!"

مرجان نے غصّے سے شاہ بخت کو کہا تھا ایک وہی تھی جو اُس پر چیخ، چِلا سکتی تھی۔

"او کے اب غصّہ تو مت ہو!"

شاہ بخت نے پھر سے گاڑی کا ہارن بجایا تھا۔

نائل کالی کارگو پینٹ کے ساتھ کالی شرٹ پہنے، بکھرے بالوں کے ساتھ گاڑی میں سے باہر نکل کر شاہ بخت کی گاڑی کے سامنے ایک سٹائل سے کھڑا ہو گیا تھا۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس آن ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

"یہ جنگلی جانور یہاں کیا کر رہا ہے؟"

شاہ بخت نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کون جنگلی جانور؟ کس کی بات کر رہی ہو؟"

مرجان نے حیرت سے شاہ بخت کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یہ جو سامنے ہے! تم باہر مت آنا کچھ بھی ہو جائے!"

شاہ بخت یہ بولتے ساتھ، سیٹ بیلٹ کھول کر باہر نکلی تھی۔ مرجان نے اس کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

"کیا پرابلم ہے تمہارا؟ ہاں؟"

شاہ بخت غصّے سے اس کے سامنے کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"کیا میں آپ کو جانتا ہوں مِس؟"

Clubb of Quality Content

نائل نے شاہ بخت کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔اُس کو یہ چہرہ جانا پہچانا سا لگا تھا۔

"کیا پانی کا گلاس بھول گیا؟ کہو تو ایک اور گرا کر یاد دلا دوں؟"

شاہ بخت نے گاڑی کے بونٹ کے ساتھ ٹیک لگاتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُس کو پوچھا تھا۔

"یو سائیکو گرل! مجھ پر پانی کیوں پھینکا تھا؟"

نائل کو یک دم غصہ آیا تھا۔اُس کو اِس لڑکی کی مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی۔

"بس۔۔دل چاہ رہا تھا"

اُس نے اپنے ناخنوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔چہرے پر ابھی بھی جان لیوا مسکراہٹ تھی۔

نائل نے شاہ بخت کو غصّے سے بازو سے پکڑا تھا۔

"اگر تم لڑکی نہ ہوتی تو بتاتا"

نائل نے اپنے غصّے کو ضبط کرتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے قریب کیے ہوئے بولا تھا۔

"چھوڑو مجھے! بد تمیز آدمی!"

شاہ بخت اپنے آپ کو اچُھرواتی ہوئی بولی تھی۔نائل نے بھی اس کو جھٹکا دے کر چھوڑا تھا۔

"جنگلی!"

شاہ بخت نے اپنی بازو کو سہلاتے ہوئے کہا تھا۔

"آئندہ میرے سامنے مت آنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا!"

نائل نے اس کو انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہا تھا۔

"تم بھی!"

شاہ بخت نے ایریوں کے بل اونچا ہوتے ہوئے اسکے چہرے کے قریب جا کر کہا تھا۔

ہاشم یہ سب ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا لیکن باہر نہیں نکلا کیونکہ جب بھی نائل غصّے میں ہوتا تھا وہ کسی چیز کا بھی خیال کیے بغیر کچھ بھی کر سکتا تھا۔

شاہ بخت غصّے سے گاڑی میں آکر بیٹھی تھی۔دوسری جانب نائل نے بھی زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا۔

"ہنہ۔۔جنگلی!"

شاہ بخت نے نائل کی گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"بدتمیز لڑکی!"

نائل نے بیک ویو مرر سے شاہ بخت کی گاڑی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

شاہ بخت اِک دم سے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے اپنی منزل کی جانب ہو گئی تھی جب کہ نائل غصّے سے اسکی گاڑی کو گھورتے ہوئے اپنی گاڑی آگے کی جانب لے کر چل پڑا تھا۔

"جی تو شاہ بخت صاحبہ آپ مجھے کچھ بتانا پسند کریں گیں؟"

مرجان اپنے بازو فولڈ کیے گاڑی چلاتی ہوئی شاہ بخت سے بولی تھی۔

"کچھ نہیں یار۔۔جب ہم لندن میں تھے کچھ ماہ پہلے تب میری ملاقات ہوئی تھی اس جنگلی سے"

شاہ بخت نائل کو اپنا پسندیدہ لقب دیتے ہوئے بولی تھی۔

"اور؟"

مرجان نے شاہ بخت کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اور کیا؟اور کچھ بھی نہیں"

شاہ بخت سٹیرنگ کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولی تھی۔

"آخر ایسا کیا ہوا کہ تم نے اس کو اتنے عظیم او شان لقب سے نواز؟ کچھ تو ضرور ہوا ہے بتاؤ مجھے!"

مرجان نے اپنے ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے کہا تھا۔

شاہ بخت نے الف سے لے کر یے تک پوری کہانی مرجان کو سنا دی تھی۔

"تمہیں ضرورت ہی کیا تھی یہ سب کرنے کی!"

مرجان نے اُسے پوچھا تھا۔

"وہ مجھے ڈرپوک کہہ رہی تھی مرجان"

شاہ بخت نے خفگی سے کہا تھا۔

"کسی کے کچھ کہنے سے ہم وہ نہیں ہو جاتے، لوگ ہم پر بس اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں اور ہمیں چاہیے کے اپنی

انرجی اُن پر ویسٹ کرنے کے بجائے ہم آگے بڑھیں"

شاہ بخت نے مرجان کو کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا اور سمجھنے والے انداز میں چہرہ ہلایا تھا۔

"فلائٹ کب کی ہے تمہاری؟"

مرجان نے ڈرائیو کرتی شاہ بخت سے پوچھا تھا۔

"کل کی"

شاہ بخت نے جواب دیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"واپس کب آؤ گی؟"

مرجان نے پوچھا تھا۔

"ڈیڈ کے ساتھ ایک ایونٹ اٹینڈ کرنا ہے اُس کے بعد ہی شاید"

شاہ بخت نے جواب دیا تھا۔

"آئی ول مِس یو!"

مرجان نے اس کو گلے لگتے ہوئے کہا تھا۔

"مرجان میں ڈرائیو کر رہی ہوں"

شاہ بخت نے کھلکھلاتے ہوئے کہا تھا۔ ایک وہی تھی جس کے ساتھ وہ ہنستی مسکراتی تھی۔

گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی تھی۔

اپنے منہ پر جرسی ڈال کر وہ ابھی پلین کی سیٹ پر بیٹھی ہی تھی کہ اس کے ساتھ والی سیٹ کسی نے سنبھالی تھی۔ اس کو کوئی دلچسپی نہیں تھی کے اس کے ساتھ کون آکر بیٹھا ہے۔ فلائٹ اٹینڈنٹس سب کے پاس آکر ان کو ٹیک آف کے لئے ہدایت دینے لگے تھے۔ وہ بغیر سیٹ بیلٹ لگائے ویسے ہی جرسی منہ پر ڈالے بیٹھی رہی تھی۔

"ایکسکیوز می؟"

نائل نے اس کو بلایا تھا۔

"یہ تو۔۔۔جانی پہچانی آواز ہے۔۔۔"

لڑکی نے یہ سوچتے ساتھ اپنے چہرے پر سے جرسی ہٹائی تھی اور پھر حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

"تم!!"

شاہ بخت نے حیرت سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ؟؟ یہاں بھی؟؟"

اور ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گیا کہ اس کی ساتھ والی پیسنجر سیٹ پر موجود یہ لڑکی سفر کرنے والی ہے اور یہ سمجھتے ساتھ ہی اُس نے ائیر ہوسٹیس کو بلانے کے لئے بٹن دبا دیا تھا۔اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہوئے اُس نے اُس بد تمیز لڑکی کو بھی آپ کہ کر پکارا تھا۔

"میں یہ آٹھ گھینٹے کی فلائٹ تمہارے ساتھ تو بلکل بھی نہیں گزار سکتی۔۔۔نیورررر!"

شاہ بخت نے پھر سے غصّے سے بولتے ہوئے کہا تھا جس کے جواب میں نائل نے صرف ہنکارا بھرا تھا۔چہرے کا زاویہ ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ **مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے۔**

شاہ بخت چپ ہوئی ہی تھی کہ ائیر ہوسٹیس آ گئ۔

"یس سر؟ میں آپ کی کیسے مدد کر سکتی ہوں؟"

ائیر ہوسٹیس نے اپنے پیشے ورانا لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔

"مجھے اپنی سیٹ چینج کروانی ہے۔۔"

نائل نے ائیر ہوسٹیس سے کہا تھا۔ یہ سب دیکھ کر شاہ بخت کا پارہ آسمان کو چھو گیا۔

"ہاؤ ڈیئر! اس جنگلی نے مجھے **شاہ بخت میر** کو جواب نہیں دیا اور اُس ائیر ہوسٹیس سے بات کر لی۔"

"سر۔۔ ابھی تو ٹیک آف ہونے والا ہے پلین۔۔ میں آپ کو تھوڑی دیر تک انفارم کر دیتی ہوں سیٹ چیک کر کہ اگر کوئی موجود ہے۔۔"

ائیر ہوسٹیس نے نائل کو جواب دیا تھا جس کے جواب میں نائل نے سر ہاں میں ہلا دیا اور وہ وہاں سے چلے گئ۔

شاہ بخت کا چہرہ غصے سے تنا ہوا تھا۔ لیکن اِک دم سے اُس کے تنے ہوئے چہرے پر ایک سمرک آئی۔

"Just wait and watch you jangli jaanwar!"

شاہ بخت دل ہی دل میں یہ سوچ کر مسکرائی تھی۔

دوسری طرف نائل اپنی سیٹ بیلٹس لگانے لگ گیا تھا۔

"ایکسکیوز می سر۔۔وہ"

ابھی ائیر ہوسٹیس نے اتنا بولا ہی تھا کہ شاہ بخت نائل کا بازو پکڑ کر اونچا اونچا رونے لگ گئی۔

"آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ہنی!"

نائل اس کو خود کو ہنی پکارنے پر بے حد بوکھلا گیا تھا۔

"میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں اور آپ مجھ سے پیچھا چھڑوانا چاہتے ہیں!"

شاہ بخت نے اونچی آواز میں روتے ہوئے کہا تھا۔ پلین میں بیٹھے لوگ ان کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔اب کی بار آنکھیں پھٹنے کی باری نائل کی تھی۔وہ اس قدر بوکھلا گیا تھا کے اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے یہ لڑکی کیا اور کیوں بولے جا رہی ہے۔

"آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں میں آپ کو صحیح سے جانتا تک نہیں ہوں؟"

نائل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"اب آپ مجھ سے ایسے بات کریں گیں ڈارلنگ؟"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اُس کے مزید قریب ہوئی تھی۔

"بیٹا میرے اور تمہارے انکل کے درمیان بھی لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔۔۔ایسے نہیں کیا کرتے"

ایک ادھیر عمر عورت ان دونوں کے قریب ہوتے ہوئے بولی تھی۔

"آنٹی ایسی بات نہیں ہے"

نائل اس عورت کو بتانے لگا تھا۔ پلین میں بیٹھے سب لوگ سمیت ائیر ہوسٹیس اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"جی آنٹی میں آپ کو بتاتی ہوں کیا بات ہے میں نے بس ان کو یہی کہا ہے کہ آپ ہر وقت غصّہ کرتے رہتے ہیں اور پیار کرنا بھول گئے ہیں اور دیکھیں اب بھی مجھ پر ہی غصہ ہو رہے ہیں۔"

شاہ بخت نے اپنی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی لاتے ہوئے کہا تھا۔

"بیٹا دیکھو۔۔ تمہاری آنکھوں میں کتنی محبت نظر آرہی ہے اپنی بیوی کے لئے۔۔۔اس کو بیوی پر ظاہر بھی کیا کرو نا"

وہ عورت اپنے مخصوص پنجابی لہجے میں دوبارہ بولی تھی جس کو سن کر نائل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

''آ-آنٹی ایسی بات نہیں ہے''

نائل نے پہلے پریشان ہوتے ہوئے آنٹی سے کہا اور پھر غصے سے شاہ بخت کو گھورتے ہوئے اپنی بازو میں سے اسکا بازو نکالا جو وہ بہت ناز سے ڈالے بیٹھی تھی۔

''ایسی ہی بات ہے آنٹی!''

شاہ بخت نے آنکھوں میں غصّہ اور چہرے پر مسکراہٹ لئے کہا تھا اور دوبارہ سے اپنا بازو اس کے بازو میں ڈال لیا تھا۔

''دیکھیں آنٹی! ہماری لو میرج ہوئی ہے اور اب یہ مجھ سے اپنا بازو تک چھُڑوانا چاہتے ہیں۔۔۔دیکھ رہی ہیں آپ!''

شاہ بخت نے ڈرامائی انداز میں آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

''بیٹا ایسے نہیں کیا کرتے بچی کتنا پیار کرتی ہے چلو شاباش اب لڑو مت سب دیکھ رہے ہیں۔''

اس عورت نے نائل کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

"جی آنٹی بہت کرتی ہے یہ مجھ سے پیار۔۔۔آپ **بلکل** صحیح کہہ رہی ہیں"

نائل نے بلکل پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔پھر شاہ بخت کی جانب رخ کر کہ اس کو مسکرا کر دیکھا اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔شاہ بخت نے حیران ہو کر اس کا یہ کو پلٹتے ہوئے دیکھا تھا۔

"چلو اب غصّہ مت کرنا بیچاری بچی پر"

اس عورت نے پھر سے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔

"بیچاری! ہنہ۔۔ہو ہی نہ جائے کہیں یہ"

نائل زیرِ لب بُڑبڑایا تھا۔

"اور تم بھی جاؤ میری بچی اپنی ڈیوٹی کرو یہ میاں بیوی کا معاملہ ہے خود ہی سلجھالیں گیں"

اب کی بار اس عورت نے ائیر ہوسٹیس کو تعقید کی جس پر وہ مسکرا کر وہاں سے چلے گئی تھی۔

"ٹھیک ہے بیٹا اب لڑنا مت"

"جی جی۔۔آنٹی میں تو نہیں لڑوں گی لیکن ان کی گارنٹی نہیں دے سکتی"

شاہ بخت نے کن اکھیوں سے نائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔نائل کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ اس سائیکو لڑکی کا کام تمام کر دے۔

"چلو اب جلدی سے اونچا چلاؤ اور دوبارہ ائیر ہوسٹیس کو بلواؤ اور سیٹ چینج کرواؤ"

شاہ بخت نے دل ہی دل میں دعا مانگی تھی۔

"نہیں نہیں آنٹی اب ایسا کچھ نہ ہو گا"

نائل نے محبت پاش نظروں سے شاہ بخت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

یہ سنتے ساتھ شاہ بخت اپنی آنکھیں بند کرنا جیسے بھول ہی گئی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔"

یہ کہتے ساتھ وہ بڑھی عورت اپنی سیٹ پے زرہ پیچھے کی طرف ہو کر آرام دہ حالت میں بیٹھ گئی۔

نائل ابھی بھی شاہ بخت کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا جس کو وہ وقتاً فوقتاً چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑو میرا ہاتھ!"

شاہ بخت نائل کے کان کے قریب دانت پر دانت جماتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں ڈارلنگ۔۔ آپ ہی تو کہہ رہی تھیں کہ میں محبت کرنا بھول گیا ہوں ہنہ؟"

نائل نے لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ کے ساتھ شاہ بخت کے ہاتھ کو اور مضبوطی سے پکڑا تھا۔وہ کلین شیو چہرہ لئے جس پر دائیں اور بائیں طرف ڈمپل پڑ رہے تھے،اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''چھوڑ دو میرا ہاتھ ورنہ!''

شاہ بخت نے گھورتے ہوئے نائل کو کہا تھا۔

''ورنہ کیا ڈارلنگ پھر سے چلاؤ گی کہ میرا ہسبنڈ مجھ سے پیار نہیں کرتا! دیکھو اب تو میں کر رہا ہوں نا''

نائل اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا اور پھر اپنی نظریں دوسری جانب کی جو اس ادھیڑ عمر عورت سے ٹکرائیں،جن کو دیکھ کر وہ مجبوراً مسکرایا تھا۔

''اچھا چلو پھر کرو''

شاہ بخت نے ایک ادا سے اپنا دوسرا ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے رکھا تھا۔

''کیا؟''

نائل نے ناسمجھی سے بولا تھا۔

''پیار''

یہ سنتے ساتھ نائل نے ایک جھٹکے کے ساتھ شاہ بخت کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"شکر رہے"

شاہ بخت ٹھنڈی سانس ہوا میں چھوڑتے ہوئے بولی تھی جس کو سن کر نائل نے نہ میں سر ہلانا شروع کر دیا تھا۔

"ویسے یہ سب آپ نے کیوں کیا؟"

نائل نے نا سمجھی سے شاہ بخت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اگر تم میرا جواب دے دیتے جب میں نے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ یہ آٹھ گھنٹے نہیں گزار سکتی تو آج ہم دونوں اس سیچویشن میں نہ ہوتے!"

شاہ بخت نے اپنے بازو سینے کے ساتھ فولڈ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اُووووو!!! تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے سارا قصور میرا ہے؟"

نائل نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"Obviously"

شاہ بخت نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔

نائل بھنوے اچکا کر رکھ دوسری جانب کر کہ بیٹھ گیا تھا۔

آٹھ گھنٹے بعد

شاہ بخت بے ہوشی کی نیند سو رہی تھی۔نائل نے ایک آخری بار اس کو دیکھا تھا۔

”سوئی رہو یہاں پر ہی جب پورا پلین خالی ہو جائے گا نا پھر نکلنا“

وہ اِستہزائیہ ہنسی ہنسا تھا اور اپنی جیکٹ پر سے دھول جو کہ نا ہونے کا برابر تھی وہ ہوا میں اڑا کر باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

(جاری ہے)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842